باب

11

ابتدائی سلطنتیں

مہاپدما نندا کے چند برسوں بعد ایک نوجوان آدمی جسے چندر گپت موریا کہتے ہیں۔ وہ مگدھ کا حکمراں بنا۔ اس نے ایک نئی سلطنت کا آغاز کیا۔ چندر گپت کے لڑکے بندوسارا اور پوترے اشوک نے مگدھ کی سلطنت پر حکومت کی۔ اسے وسعت دی اور برصغیر ہند کو شامل کیا ہندوستان کے نقشہ میں اس سلطنت کی وسعت دیکھو۔ یہ سلطنت جدید افغانستان سے جنوب میں کرناٹک اور شمال میں بنگال تک پھیلی ہوئی تھی۔

موریا سلطنت

وسیع و عریض سلطنت شہنشاہیت کہلاتی ہے۔ اس کا حکمراں شہنشاہ کہلاتا ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ چندر گپت موریا برصغیر ہند کے ابتدائی بادشاہوں میں تھا۔ ابتدا میں مگدھ کی سلطنت مگدھ اور قریبی علاقوں تک محدود تھی۔ بعد میں اس میں اس زمانے کے تمام مہا جنا پدا بھی شامل کر لیے گئے۔ شمال مغرب میں ہندوکش پہاڑیاں، عظیم صحرائے ہند، گجرات، دریائے سندھ، وادی گنگا، مالوہ کا سطح مرتفع، وسط ہند کے جنگلات، وادی کرشنا وتنگبھدرا، وادی گوداوری۔ کیا تم سلطنت کی وسعت کا اندازہ کر سکتے ہو جہاں مختلف قسم کے لوگ اس میں رہا کرتے تھے۔ ان میں سے بعض علاقے جیسے وادی گنگا، دریائے کرشنا کی وادی، مالوہ، گجرات، پنجاب نہایت زرخیز تھے۔ وہاں گنجان آبادی والے گاؤں اور شہر آباد تھے۔ بعض دیگر علاقے تجارت اور پیشوں کے اعتبار سے اہم تھے۔ ان سے اہم راستے جڑے ہوئے تھے۔ جن سے بڑے شہر، بندرگاہیں اور دوسرے ممالک مربوط تھے۔ بعض علاقے قیمتی و نایاب دھاتوں جیسے سونا اور نگینوں کے لیے اہم تھے۔

- موریا سلطنت کے بارے میں ہمیں کن ماخذوں سے پتہ چلتا ہے؟
- موریا سلطنت کے تجارتی راستوں کی نشاندہی کرو۔ وہ تجارتی راستے بادشاہ کے لیے کیوں اہم تھے؟
- مہاجنا پدا اور سلطنت میں کیا فرق ہوتا ہے؟

موریا حکمراں مختلف مقامات کے علاوہ عوام سے اشیا اور محصولات حاصل کرتے تھے۔ کس طرح حکمراں اتنی وسیع و عریض سلطنت پر حکومت کرتے تھے؟ فرض کرو کہ دریائے کرشنا کے قریب کے کچھ دیہات محصول ادا کرنے سے انکار کرتے تو بادشاہ پٹنہ میں رہتے ہوئے کیسے اس کی خبر رکھتا تھا۔ وہ اپنی فوج کے ذریعہ انہیں سزا کیسے دیتا تھا۔ فوج اتنا لمبا سفر کرتے ہوئے وادی کرشنا تک کیسے پہونچ پاتی تھی۔ ان دیہاتوں کا پتہ کیسے معلوم کرتی تھی؟

© NCERT not to be republished

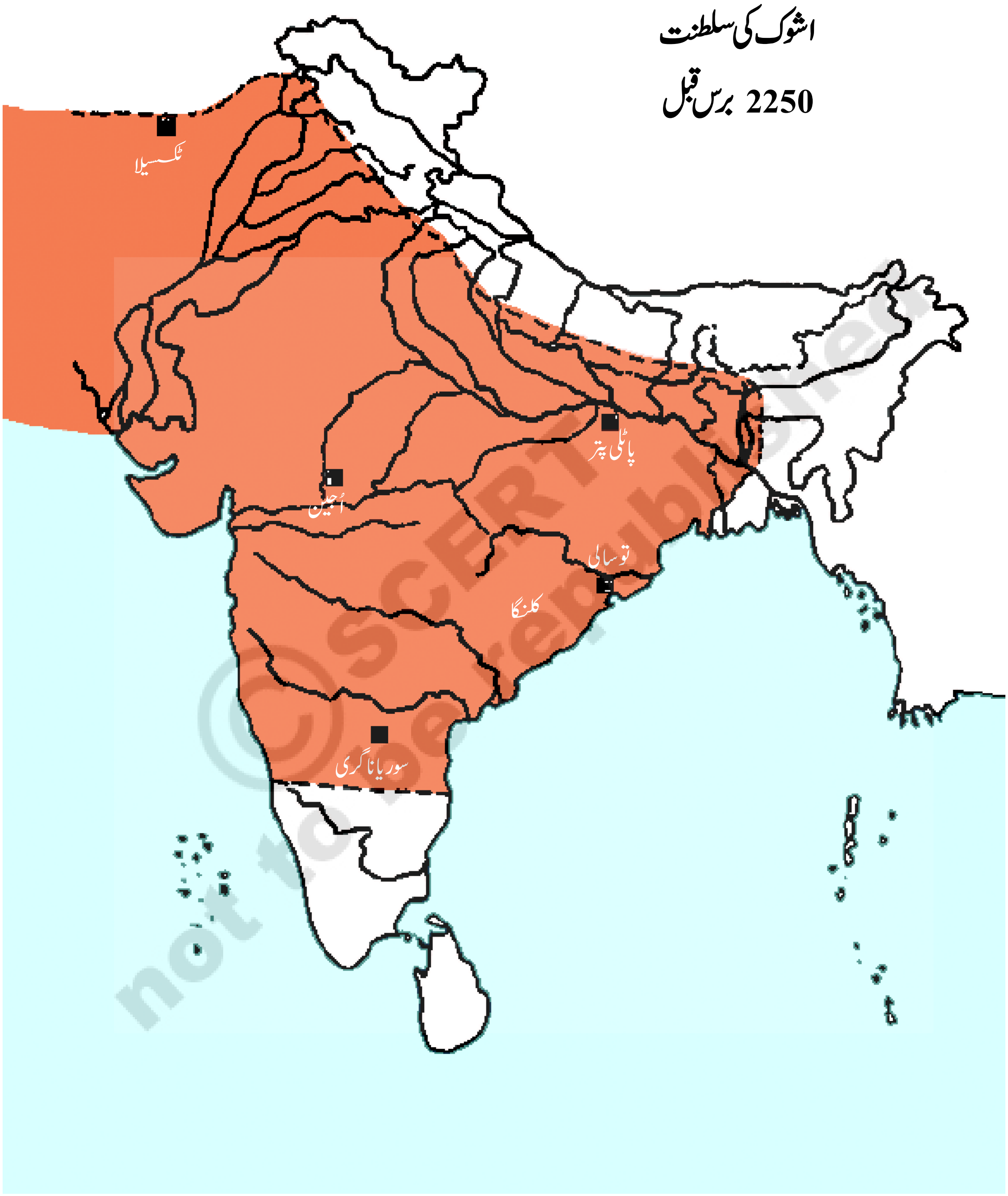

شکل 11.1 ہندوستان کے نقشہ میں موریا سلطنت کے اہم شہر اور مقامات دکھائے گئے ہیں۔

یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

انہیں سزا دیتی تھی۔ یہ تمام امور کیسے انجام دیئے جاتے تھے؟

موریا حکمراں سلطنت کے مختلف علاقوں پر مختلف انداز سے حکومت کرتے تھے۔ پاٹلی پتر کے اطراف کا علاقہ راست بادشاہ کی نگرانی میں تھا۔ وہ محصولات کی وصولی کے لیے عہدہ داروں کا تقرر کرتا تھا۔ جو لوگ شاہی احکامات کی خلاف ورزی کرتے انہیں سزائیں دی جاتی تھیں۔ جاسوسوں سے معلومات حاصل ہوتی تھیں۔ کیا واقعات ہو رہے ہیں۔ عہدہ دار کس طرح اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ تمام اطلاعات بادشاہ کو فراہم کی جاتی تھیں۔ بادشاہ کے احکامات قاصدوں کے زریعہ عہدہ داروں تک پہونچائے جاتے تھے۔ بادشاہ وزیروں اور شاہی خاندان کے اراکین کی مدد سے تمام امور کی نگرانی کرتا تھا۔

- بادشاہ اپنی راست نگرانی میں رہنے والے علاقوں پر اپنی دسترس رکھنے کے لیے کون سے طریقے اختیار کرتا تھا؟
- کیا سلطنت میں جاسوسوں کی ضرورت تھی؟ آپ کا کیا خیال ہے۔

ہمیں کیسے معلوم ہوا؟

ہمیں اُس سلطنت کے بارے میں کئی کتابوں سے پتہ چلا۔ جو اُس زمانے میں لکھی گئیں۔ ایک اہم کتاب ارتھ شاستر تھی۔ جسے چندر گپت کے ایک وزیر نے لکھی تھی۔ اُسے کوٹلیا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ دوسری کتاب یونانی سفیر میگھاستھنیز نے لکھی جو چندر گپت کے دربار میں آیا تھا۔ ہمیں اور بہت سی معلومات اشوک کے کتبات سے حاصل ہوتی ہیں۔ جنھیں اشوک کے حکم سے پتھر کے ستونوں اور چٹانوں پر اُصولوں کی شکل میں کندہ کیا گیا تھا۔

دوسرے صوبوں اور علاقوں پر صوبائی دارالخلافے جیسے ٹکشا شیلا، اُجین یا سورنا گیری سے حکومت کی جاتی تھی۔ شہزادوں کو گورنروں کی حیثیت سے معمور کیا جاتا تھا۔ وہ اپنے صوبوں کے تعلق سے خود فیصلے کرتے تھے۔ اُن کی مدد کے لیے عہدہ دار اور فوج ہوتی تھی۔ بادشاہ قاصدوں کے ذریعے پیامات روانہ کرتا تھا۔ گورنر اُس علاقے کے سرکردہ خاندانوں سے مدد لیتے تھے۔ وہ ممتاز لوگ صوبہ کی مروجہ رسومات اور قوانین سے اچھی طرح واقف ہوتے تھے۔

اُن صوبوں کے درمیان بڑے علاقے ہوتے تھے جہاں گھنے جنگلات تھے۔ وہاں متعدد گاؤں اور شہر نہیں تھے۔ لیکن اُن راہوں سے سوداگر، فوجیں اور قاصد سفر کرتے تھے۔ موریہ حکمراں اُن پر کنٹرول رکھنے کے لیے خصوصی انتظامات کرتے تھے۔ اُن راستوں سے موریہ حکمراں سورنہ گیری جاتے جہاں سونے کی معدنیات تھیں۔ وہ تکشا شیلا سے دیگر ممالک سے آئی ہوئی اشیاء لاتے تھے۔ اُن علاقوں سے وہ محصولات کھال، جنگلی جانوروں، قیمتی پتھروں، سونے وغیرہ کی شکل میں حاصل کرتے تھے۔ ان علاقوں میں صحرائی قبائل کو رہنے کی اجازت تھی۔ اُن کے معاملات میں زیادہ مداخلت نہیں کی جاتی تھی۔

ارتھ شاستر

یہ کہا جاتا ہے کہ چانکیہ یا کوٹلیا نے اس اہم کتاب کو لکھا۔ اُس میں ریاستوں کی تسخیر اور اُن پر حکومت کرنے کے طریقے بتلائے گئے ہیں۔ اس کتاب میں باشاہوں کو سازشوں سے محفوظ رہنے کی ترکیبیں بتائی گئی ہیں۔ کس طرح مختلف قسم کے پیشہ وروں پر محصول عائد کیا جائے۔ برصغیر ہند وغیرہ میں کس طرح کے وسائل موجود ہیں۔

© SCERT not to be republished

- موریہ حکمراں مختلف علاقوں سے مختلف قسم کے وسائل کا حصول کیوں کرتے تھے ؟ آپ کی کیا رائے ہے؟
- کسانوں ' ہنرمندوں ' تاجروں ' جنگلی قبائل ' چرواہوں کومحصولات کی ادائیگی کے عوض کیا ملتا تھا؟
- موریہ حکمرانوں کے لیے ٹکشا شیلا ' سورنا گیری وغیرہ جیسے شہراہم کیوں تھے؟ آپ کا کیا خیال ہے؟
- کس وجہ سے موریہ حکمراں پاٹلی پتر کے علاوہ صوبوں اور جنگلات کے علاقوں میں مختلف طریقوں سے حکومت کیا کرتے تھے؟ اس بارے میں آپ کیا سوچتے ہیں ؟ کیا اُنھیں تین علاقوں کے لیے مشترکہ قوانین بنانا چاہیے تھا؟

اشوک ۔ بے مثال حکمراں

اشوک ایک مشہور موریہ حکمراں تھا ۔ وہ پہلا حکمراں تھا جس نے اپنے پیغام کوعوام الناس تک کتبات کے ذریعہ پہنچایا۔ اُس کے بہت سے کتبات پراکرت میں تھے اورانہیں برہمی رسم الخط میں لکھا گیا۔

شکل 11.2 اشوک اعظم

کلنگ کی لڑائی

کلنگ ساحلی اڑیسہ (نقشہ دیکھو) کا قدیم نام ہے۔ اشوک نے کلنگ کی تسخیر کے لیے جنگ کی ۔ اُسے جنگ کی تباہ کاریوں ' تشدد ' خون خرابے سے دلی صدمہ ہوا۔ اُس نے مزید جنگ نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ تاریخ میں پہلا بادشاہ ہے جس نے جنگ جیت کر فتح وظفریابی کے راستے کو ترک کردیا۔

اشوک کے کتبات میں کلنگ کی لڑائی کا تذکرہ

اشوک نے اپنے ایک کتبہ میں اعلان کیا ۔ بادشاہ بننے کے آٹھ سال بعد کلنگ کو فتح کیا گیا ۔ ڈیڑھ لاکھ افراد کو گرفتار کیا گیا۔ ایک لاکھ سے زیادہ لوگ مارے گئے ۔

اس سے میں رنجیدہ ہوگیا۔ کیوں؟

جب ایک آزاد ملک کو فتح کیا جاتا ہے تو لاکھوں لوگ ہلاک ہوتے ہیں اور کئی لوگوں کو قیدی بنایا جاتا ہے۔ جنگ میں برہمن اور راہب بھی مرتے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنے عزیز و اقارب ' غلاموں اور نوکروں کے ساتھ رحم دلی کا برتاؤ کرتے ہیں وہ بھی مارے جاتے ہیں اور اُن کے چہیتے بھی ختم ہوجاتے ہیں۔

اسی لیے میں غمگین ہوں اور دھرم پر چلنے کا فیصلہ کرچکا ہوں ۔ دوسروں کو بھی اُس کی تلقین کی جائے گی ۔ میں یقین کرتا ہوں کہ طاقت کے ذریعہ لوگوں کو فتح کرنے کے بجائے دھرم کی وساطت سے انہیں آسانی سے جیتا جاسکتا ہے۔

میں اس پیغام کو مستقبل کے لیے کندہ کررہا ہوں۔ تاکہ میرا بیٹا اور پوترا جنگ کے بارے میں غور نہ کرے ۔ اس کے بجائے وہ دھرم کی اشاعت کے بارے میں سوچیں ۔

('دھما' پراکرت لفظ ہے۔ سنسکرت میں اُس کے لیے دھرما کی اصطلاح ہے)

© SCERT not to be republished

یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

- کس طرح کلنگ کی لڑائی نے جنگ کے متعلق اشوک کے رویہ میں تبدیلی پیدا کی۔
- اشوک نے کلنگ کی لڑائی کے تعلق سے اپنے احساسات کو چٹانوں پر کندہ کروایا۔ آپ کا کیا خیال ہے؟
- برصغیر ہند میں رہنے والے عوام پر جنگیں مسلط نہ کی جائیں تو کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

اشوک کا ''دھما'' کیا تھا؟

اشوک کے دھمے میں کسی خدا کی پرستش کا یا قربانیوں کا تصور نہیں تھا۔ اُس نے محسوس کیا کہ ایک باپ کی طرح اُسے اپنے بچوں کو درس دینا چاہیے۔ اُسے اپنی رعایا کی ہدایت کرنی چاہیے۔ وہ گوتم بدھ کی تعلیمات سے بھی متاثر تھا۔

بہت سے مسائل اُسے پریشان کررہے تھے۔ اُس کی سلطنت میں لوگ مختلف مذاہب پر کاربند تھے۔ اور اس سے بسا اوقات تصادم ہوتا تھا۔ جانوروں کی قربانیاں دی جاتی تھیں۔ غلاموں اور نوکروں کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ خاندانوں اور پڑوسیوں میں جھگڑے تھے۔ اشوک نے محسوس کیا کہ ان مسائل کا حل اُس کا فریضہ ہے۔ اسی لیے اُس نے اُن عہدیداروں کا تقرر کیا جنہیں دھما مہاماترا کہا جاتا تھا۔ وہ ایک مقام سے دوسرے مقام جاتے اور لوگوں کو دھما کے بارے میں تلقین کرتے۔ اس کے علاوہ اشوک نے پیام کو چٹانوں اور ستونوں پر بھی کندہ کروایا۔ اُس نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ناخواندہ لوگوں کو پڑھ کر سنائیں۔

اشوک نے قاصدوں کو بھی بھیجا تا کہ وہ دھما کے اصولوں کا پرچار کریں۔ اُن قاصدوں نے شام، مصر، یونان اور سری لنکا میں دھرم کا پرچار کیا۔

اُس نے سڑکیں تعمیر کروائیں۔ کنویں کھدوائے اور سرائے خانے بنوائے۔ اس کے علاوہ اُس نے انسانوں اور جانوروں کے علاج کے لیے اسپتال بھی تعمیر کروائے۔

اشوک کا پیغام رعایا کے لیے:

''جب لوگ بیمار ہو جاتے ہیں تو بہت سی رسومات انجام دیتے ہیں۔ جب اُن کے بچوں کی شادی ہوتی ہے جب بچے جنم لیتے ہیں جب وہ کسی سفر پر جاتے ہیں تو رسومات انجام دی جاتی ہیں۔ یہ رسومات مفید نہیں ہوتیں۔ اس کے بجائے عوام کو دوسرے اعمال انجام دینے چاہیے جو زیادہ کار آمد ہوں گے۔ وہ اعمال کیا ہیں؟

غلاموں کے ساتھ رحم دلی کا سلوک کیا جائے۔
بزرگوں کا احترام کیا جائے۔ تمام مخلوقات کے ساتھ رحم دلانہ برتاؤ کیا جائے۔ برہمنوں اور راہبوں کو تحفہ تحائف دیئے جائیں۔''

''یہ بات اچھی نہیں ہے کہ ایک آدمی اپنے مذہب کی تعریف کرے اور دوسرے مذاہب پر نکتہ چینی۔ ہر فرد ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کرے۔
اگر ایک شخص صرف اپنے مذہب کی تعریف کرتا ہے اور دوسروں پر تنقید کرتا ہے تو ایسا شخص حقیقی طور پر خود اپنے مذہب کو نقصان پہنچا رہا ہے۔
اسی لیے ہر فرد کو دوسرے فرد کے مذہب کو سمجھنے کی کوشش اور اس کا احترام کرنا چاہیے۔''

- اشوک 'دھما' کو روشناس کرتے ہوئے کن مسائل کو حل کرنا چاہتا تھا۔
- غلاموں اور نوکروں کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی تھی؟ آپ کا کیا خیال ہے۔
- کیا آپ سمجھتے ہیں کہ بادشاہ کے کتبات سے اُن کی حالت میں کچھ سدھار آیا تھا؟ آپ اپنے جواب کی وجوہات لکھیں۔
- اشوک نے عوام الناس میں دھما کی اشاعت کے لیے کیا قدم اٹھایا؟
- اشوک نے رسومات کی جگہ کن اصولوں کو فروغ دینے کی کوشش کی؟

© SCERT not to be republished

• نقشہ میں مندرجہ بالا ممالک کی نشاندہی کیجیے اور پٹنہ سے اُن ممالک تک جانے والے راستوں کی وضاحت کیجیے۔

دکن کے حکمراں اور سلطنتیں:

موریا حکمرانوں نے اُس عرصہ میں دکن کو فتح کیا (دریائے گوداوری سے دریائے کرشنا و تنگبھدرا وادیوں تک)۔اس علاقے کے بہت سے حصوں میں دیہات اور چھوٹے شہر فروغ پا چکے تھے۔جن میں لوہے کے اوزار اور دوسری اشیا بنائی اور فروخت کی جاتی تھیں۔بعض علاقوں میں سونے کے زیورات بھی بنائے جاتے تھے ۔ تاہم دوسرے علاقوں میں جنگلات تھے جن میں شکاری' غذا جمع کرنے والے چرواہے' چھوٹے چھوٹے بسیروں میں فروکش تھے۔

ان علاقوں میں غالباً لوگوں کے وہ گروہ سکونت پذیر تھے جو اپنی پیدائش اور شادی بیاہ کے تعلقات سے ایک دوسرے سے مربوط تھے۔ ایسے مربوط گروہوں کو قبائل کہا جاتا تھا۔ان قبائل میں بعض اہم افراد طاقت ور صدور بن گئے اور داخلی تنازعات کو حل کرنے لگے۔ وہ بتدریج دولت منداور طاقتور بنتے چلے گئے اور قبائلی علاقے پر حکومت کرنے لگے۔

• ابتدائی زمانے کے ان شہروں میں مضبوط قلعے تھے۔ وہ کن خطرات کا سامنا کررہے تھے؟ اُنہیں ان قلعوں کی کیا ضرورت تھی؟ آپ کا کیا خیال ہے؟
• وادئ گنگا اور وادئ کرشنا و تنگبھدرا میں کیا مشابہت تھی جس کی وجہ سے دیہاتوں میں اور شہروں کو فروغ حاصل ہوا؟

موریا سلطنت کے خاتمے کے بعد ان قبائل کے بہت سے صدور چھوٹے موٹے راجہ بن گئے ۔ اُن میں ستواہانہ یا آندھرا تھے جو ایک وسیع وعریض سلطنت تشکیل دینے میں کامیاب ہوئے جو دریائے نرمدا کے کنارے سے دریائے کرشنا و گوداوری کے دوآبے تک پھیلی ہوئی تھی۔ ستواہانہ سلطنت کے نامور راجاؤں میں گوتمی پترا ستکرنی' وششٹی پترا پلومائی اور یجنہ سری ستکرنی تھے۔انہوں نے دو ہزار برس قبل کم وبیش دوسوسال تک حکومت کی ۔ اُن میں سے بعض راجاؤں نے دریائے کرشنا کے کنارے امراوتی کو اپنی راجدھانی بنائی ۔ اُسے دھنیا کاٹکہ کہا جاتا تھا ۔ ستواہانہ حکمرانوں نے کئی قبائل کے صدور اور چھوٹے راجاؤں کو اپنے زیرنگیں کرنے کی کوشش کی۔لیکن اُنہیں اُن کے قبائلی علاقوں میں آزادانہ طور پر کام کرنے کی اجازت دی اور اُس میں مداخلت سے گریز کیا۔

ان میں بہت سے صدور' خواتین' سوداگروں نے امراوتی' بھٹی پرولو' وڈلا مانو وغیرہ کے مقامات پر بدھ مت کی خانقاہیں اور اسٹوپا تعمیر کرنے میں مالی امداد کی۔ اُس زمانے میں بنگال اور روم سے تجارتی تعلقات استوار تھے۔ ہمیں بہت سے رومی طرز کے سکّے اور ظروف دستیاب ہوئے ہیں ۔ تجارتی اشیا کشتیوں کے ذریعہ منتقل کی جاتی تھیں۔ دریائے کرشنا کے ساحل سے اندرونی شہروں جیسے امراوتی تک اشیا منتقل کی جاتی تھیں۔

شکل 11.3 سکوں پر گوتمی پترا ستکرنی کی تصویر

یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

© SCERT not to be republished

کس طرح بعض قبائل کے صدور چھوٹے راجہ بنے؟

بلاری ضلع میں مایا کاڈونی دیہات کے کتبات:

- ستواہانہ حکمرانوں کے زمانے کا ایک کتبہ پڑھیے جواس دیہات میں ایک چٹان پر کندہ کیا ہوا پایا گیا ہے۔

شاتاوہانہ حکمراں سری پلوماوی کے دورحکومت کے آٹھویں سال اُس کے سپہ سالار اسکانڈانا گاز کے جناپدا میں پایا گیا جوستواہانہ ضلع تھا۔

اس دیہات میں کمارا دتہ کی قیادت میں ایک گھاپتی جس کا نام ساموا تھا وہ اس دیہات کا باشندہ تھا اور وہ کنٹھ قبیلے سے تعلق رکھتا تھا اور اُسی نے اس تالاب کوصاف کروایا۔

1. ویپورا دیہات میں کون سا قبیلہ رہتا تھا؟
2. اس کا صدر کون تھا؟
3. جناپدا کا عارضی کارگزار کون تھا جس میں وہ دیہات موجود تھا؟
4. کیا آپ سمجھتے ہیں کہ گھاپتی ساموا نے اُس تالاب کو تعمیر کیا تھا؟

شکل 11.4 سکوں پر وششتی پتا سری پلوماوی کی تصویر

ستواہانہ سلطنت کے خاتمہ کے بعد ایک خاندان جس نے خود کو اکش واکاس کہا اور مختلف شاہی القابات اختیار کیے اور ایک سلطنت کی تشکیل دی۔ اُس کی راجدھانی وجئے پوری تھی جو غالباً جو دریائے کرشنا کے کنارے وجئے پوری میں تھی۔ اس سلطنت کے اہم حکمرانوں میں چنتا مولا اور ویرا پروشودت تھے۔ ان راجاؤں نے مختلف صدور اور چھوٹے سرداروں کو بین القبائل شادیوں کے ذریعہ یکجا کرنے کی کوشش کی۔ اس کے ساتھ وہ خود کو ایک علاحدہ بتانے کی بھی کوشش کرتے رہے اور بہت سی قیمتی رسومات جیسے اشوامیدھا' وجئے پیا وغیرہ کو بھی انجام دینے لگے اور برہمنوں کو تحفے تحائف سے نوازا جانے لگا۔ اُنہوں نے خود کورامائن کے رام کا وارث بتلایا۔ ایک دلچسپ بات یہ رہی ہے کہ ایکشوا کا خاندان کی خواتین بدھ مت کے راہبوں سے عقیدت رکھتی تھیں اور وہ ناگارجنا کنڈا میں اسٹوپاؤں اور خانقاہوں کی تعمیر میں مالی امداد کرتی تھیں۔ اس مقام پر ایک وسیع وعریض خانقاہ اور اسٹوپا تعمیر کیا گیا۔

کلیدی الفاظ

سلطنت
ارتھ شاستر
موریا
دھا
ستواہانہ
ایکشاواکا
یگنہ (رسومات)
خانقاہ
برصغیر ہند

© NCERT not to be republished

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. بدھ مت کی خانقاہوں کی مالی امداد سے ستواہانہ اور ایکشوا کا حکمرانوں کو کیا فائدہ حاصل ہوا۔ آپ کی کیا رائے ہے؟
2. ایکشوا کا حکمرانوں نے خود کو رام کا وارث کا ادعا کیا اور قیمتی رسومات (یگنا) کو انجام دیا اس سے انہوں نے دوسرے قبائل پر حکومت کرنے کا جواز پیدا کیا۔ آپ کا کیا خیال ہے؟
3. ایکشوا کا حکمرانوں نے مختلف قبائل کے صدور سے خود کو منوانے کے لیے کیا کیا؟
4. اشوک ایک بے مثال حکمراں تھا؟ آپ کا کیا خیال ہے؟
5. دو ہزار برس قبل دکن میں سلطنتوں کے قیام میں کون سی چیزیں مدد و معاون ثابت ہوئیں؟

پراجکٹ:

- استاد کی مدد سے اشوک کے کتبات کو حاصل کرنے کی کوشش کیجیے اور اُن کا مقامی عوامی جگہ پر مظاہرہ کیجیے۔
- اگر آپ کے پڑوس میں کوئی قدیم کتبہ آپ کو مل جائے تو اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

© SCERT not to be republished